جذبہ اور اصحاب فکر و دانشوروں میں ہوتا ہے۔ قرآن کریم کا بالعموم اور فکر اقبال کا بالخصوص آپ کی سوچ پر گہرا اثر ہے۔ زیر نظر کتاب کے آخر میں دیئے گئے نوٹس سے آپ کے وسیع المطالعہ ہونے کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ آپ نے کثیر تعداد میں ایشیائی، یورپی اور امریکی مصنفین کی نگارشات سے استفادہ کیا ہے۔ اور ان کے حوالے سے اپنے موقف کی حمایت میں استشہاد کیا ہے۔ کتاب کا ایک مکمل باب QURANIC VISIONS کے عنوان سے ہے۔ جس سے چوہدری صاحب کی قرآنی مضامین میں گہری ممارست کا ہر قاری اندازہ لگا سکتا ہے۔ کتاب کی طباعت اور جلد بندی بہت خوبصورت ہوئی ہے۔ چنانچہ اس طرح یہ کتاب معنوی افادیت اور حسنِ ظاہری ہر دو کا حسین مرقع ہے۔

"ڈاکٹر ابصار احمد"

(۲)

کتاب : کانٹ اور کرکیگارڈ
ایک تقابلی مطالعہ (بزبان انگریزی)
مصنف : ڈاکٹر ابصار احمد

سال اشاعت : ۱۹۸۲ء

صفحات : ۱۶۴

قیمت : ۲۰ روپے

ادارہ : کاروان بک ہاؤس کچہری روڈ، لاہور

یہ کتاب عصر حاضر کے دو ممتاز مغربی فلاسفہ کانٹ اور کرکیگارڈ کے فکر انگیز تقابلی مطالعے پر مشتمل ہے۔ یہ دونوں فلسفی بظاہر فکر کی الگ تھلگ دو روایات کے علمبردار ہیں۔ ان میں سے اوّل الذکر کانٹ، مغربی فلسفے کی عمومی روایت کا بہت اہم نمائندہ ہے ـــ مؤرخینِ فلسفہ تسلیم کرتے ہیں کہ اس نے مغربی فلسفہ کی تاریخ میں کوپرنیکسی انقلاب بپا کیا تھا۔ برٹرینڈ رسل نے لکھا ہے کہ مغربی فلسفے کی کم و بیش پچیس سو سالہ تاریخ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے: ایک کانٹ سے پہلے کا دور اور دوسرا کانٹ سے بعد کا دور۔

گویا فلسفہ کی اس طویل تاریخ میں کانٹ حد امتیاز کا درجہ رکھتا ہے۔ اس کے فلسفے سے عہدِ حاضر کے فلسفیانہ نظاموں نے جنم لیا۔ ہیگل اور کارل مارکس اور ان کے بعد آنے والے مغربی فلاسفہ کانٹ کے مرہونِ منت ہیں۔ برطانیہ اور جرمنی کے رومان پرست شاعروں اور ادیبوں نے بھی اس کے اثرات قبول کئے ہیں۔ دوسری طرف کرکیگارڈ معاصر وجودی فلسفے کا باوا آدم ہے۔ ہیڈیگر، سارتر، جیسپرز اور مارسل جیسے دانش وروں نے اس سے تخلیقی تحریک حاصل کی ہے۔ علاوہ ازیں معاصر مسیحی فکر پر بھی اس کی گہری چھاپ ہے۔

ڈاکٹر ابصار احمد نے ماہرانہ تنقیدی صلاحیت سے کام لیتے ہوئے ان دو بڑے فلاسفہ کے مابین مشترک نکات تلاش کئے ہیں جنہیں عام طور پر ایک دوسرے سے قطعی طور پر مختلف سمجھا جاتا رہا ہے۔ اس طرح انہوں نے جدید مغربی فلسفہ کے تنقیدی مطالعے کی سمت میں ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔ یہ کتاب برطانیہ کی ریڈنگ یونیورسٹی میں مصنف کے پوسٹ گریجویٹ مطالعہ کے دوران مقالہ کے طور پر لکھی گئی تھی۔ اس مقالہ کی نگرانی مشہور انگریز فلسفی ڈاکٹر ایچ۔اے ہوجز نے کی۔ کتاب کے فلیپ پر ان کی رائے بھی موجود ہے جس میں انہوں نے ڈاکٹر ابصار احمد کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انہوں نے کانٹ اور کرکیگارڈ میں ایسی مشابہتیں تلاش کی ہیں جنہیں ابھی تک شناخت نہیں کیا گیا تھا۔

ڈاکٹر ابصار احمد نے دونوں فلسفیوں کا تقابلی مطالعہ کرتے ہوئے علمیاتی مسئلہ کو بنیاد نہیں بنایا۔ اس کے برعکس وہ دونوں کے مذہبی اور اخلاقی تصورات کا موازنہ کرتے ہیں۔ انہوں نے بجا طور پر یہ اصول وضع کیا ہے کہ کسی اخلاقیاتی نظام کا دارومدار انسان کے تصور پر ہوتا ہے۔ اصل میں کسی فکری نظام کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے مرکزی نکتہ یہی ہونا چاہیئے کہ اس میں انسان کا مقام کیا ہے۔ اور انسانی حقیقت اور مقدر کے بارے میں اس کی رائے کیا ہے۔

اخلاقیات کے باب میں کانٹ کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ اہم بات یہ نہیں کہ انسان کیا کرتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ کیوں کرتا ہے۔ عمل پر نیت کو فوقیت حاصل ہے۔ اگر نیت صالح ہے تو صالح عمل اس سے جنم لے گا۔ کانٹ نے اس مشہور اصول کو فلسفیانہ جواز بھی عطا کیا ہے کہ 'جو تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ اپنے بھائی کے لئے بھی پسند نہ کرو۔ وہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ اخلاقی زندگی کے لئے ضروری ہے کہ انسانیت کو کسی مقصد کے حصول کا ذریعہ نہ سمجھا جائے بلکہ بذاتِ خود مقصد قرار دیا جائے۔ کرکیگارڈ کے نزدیک مذہبی سطح انسانی خودی کی تکمیل کی اعلیٰ ترین سطح ہے۔ یہ تکمیلی

شخصیت کا وہ مقام ہے جہاں انسان سماجی، نفسیاتی اور تہذیبی بندھنوں اور جمود طاری کرنیوالے عوامل سے ماورا ہوکر اپنے انتخاب کے بل بوتے پر مثالی زندگی بسر کرتا ہے۔ کانٹ مذہبی زندگی میں عقلی عناصر پر زور دیتا ہے اور مذہب کی عقلی تعبیر کی جستجو کرتا ہے۔ جب کہ کرکیگارڈ شخصی تعلق کے حوالے سے خدا کو دریافت کرنا چاہتا ہے۔

ڈاکٹر ابصار احمد نے "کانٹ اور کرکیگارڈ: ایک تقابلی مطالعہ" کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے حصہ میں جدید اخلاقی نظریے کا جائزہ لیا گیا ہے اور یہ اصول وضع کیا ہے کہ کسی اخلاقی نظام یا حکم کی اساس تصورِ انسان پر ہوتی ہے۔ کانٹ اور کرکیگارڈ کے فکری نظامات کی بنیاد بھی ان کے تصورِ انسان پر ہے۔ اسی طرح کتاب کے پہلے حصے میں کرکیگارڈ کی زندگی کی جمالیاتی اور اخلاقی سطحوں اور کانٹ کے تصورِ اخلاق کا جائزہ لیا گیا ہے۔ دوسرے حصے میں دونوں کا تقابلی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر ابصار احمد نے زیادہ توجہ اس نکتے پر صرف کی ہے کہ کانٹ اور کرکیگارڈ دونوں اخلاقی انتخاب کے سلسلے میں انسان کے باطن کی اہمیت پر زور دیتے ہیں اور یہ بھی سمجھتے ہیں کہ حسیاتی مسرت اخلاقی جستجو کا مناسب آدرش نہیں۔

یہ بات نہیں کہ زیرِ تبصرہ کتاب محض درسی ضرورت پوری کرتی ہو۔ اس میں ایسے مسائل زیرِ بحث آئے ہیں جو ہمارے عہد کے انسان کے لیے حیاتی اہمیت کے حامل ہیں۔ لہٰذا طلبہ کے علاوہ فلسفیانہ ادب اور غور و فکر سے دلچسپی رکھنے والے لوگوں کے لئے بھی اس کتاب کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ خوش قسمتی سے ہمارے ہاں اب ایسی سنجیدہ فکری کاوشوں کے قارئین کی تعداد میں رفتہ رفتہ اضافہ ہو رہا ہے ــــ ڈاکٹر ابصار احمد کی یہ فکر انگیز تصنیف ان قارئین کی ذہنی توقعات پر یقیناً پوری اترے گی۔ یہ محض درسی مطالعہ نہیں بلکہ اس میں مصنف کے ذاتی فلسفۂ حیات اور نظریات کی جھلکیاں بھی جا بجا موجود ہیں۔ ڈاکٹر ابصار احمد ایک علمی مذہبی گھرانے سے تعلق رکھنے والے بیدار مغز اور جواں ذہن سکالر ہیں۔ امید کرنی چاہیئے کہ ہمیں آئندہ بھی ان کے قلم سے جدید مغربی فلسفے کے تنقیدی مطالعات پڑھنے کو ملیں گے۔

(قاضی جاوید)